

قرآن مجید اور اردو

اطہر حسن صدیقی



مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد

۱۹۸۹ء

پمفلٹ نمبر ۸۷

طبع اول _____ ۱۹۸۹ء

_____ ڈاکٹر انعم الحق جاوید

_____ آغا جی پرنٹرز اسلام آباد۔

_____ ڈاکٹر جمیل جالبی

(صدر نشین)

مقتدرہ قومی زبان ۱۶ رڈ می (عربی)،
بلیو ایریا، ایف ۱/۱، اسلام آباد۔

قرآن مجید اور اردو

اظہار حسن صدیقی



مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد

۱۹۸۹ء



پیش لفظ

اُردو کو یہ شرف حاصل ہے کہ زبان میں دینی آثار کا ذخیرہ دیگر زبانوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اس کام کی ابتدائی کڑیاں قرآن پاک کے اُردو تراجم سے ملتی ہیں۔ قرآن کا اولین ترجمہ جو بھوپال کے قاضی محمد معظم سنبھلی (۱۹ء ۶۱) نے کیا تھا، عربی و فارسی کے میل جول سے پیدا ہونے والی اُردو میں تھا۔ شاہ عبدالقادر کے ترجمے کو پہلا اُردو ترجمہ قرار دیا جاتا ہے جو ۱۸۲۹ء میں دہلی سے شائع ہوا۔ اس کے بعد سے اب تک یعنی ۱۴۰ برسوں میں ۱۶۴ سے زائد مترجمین اپنے اپنے انداز میں قرآن پاک کے اُردو ترجمے کر چکے ہیں جو کثیر تعداد میں شائع ہو کر پوری دنیا میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ تفاسیر کا سلسلہ ان کے علاوہ ہے۔ ان تراجم و تفاسیر کی بدولت جہاں تفہیم قرآن میں آسانیاں پیدا ہوئیں وہاں لسانی سطح پر اُردو کا دامن بھی بے حد وسیع ہوا اور ایک تحقیق کے مطابق قرآن پاک کے تقریباً ۷۷ فی صد الفاظ آج اُردو زبان کا حصہ ہیں۔ لغات اور اسلوبِ قرآنی نے اُردو زبان کی ساخت اور مزاج کو متاثر کیا ہے۔

زیرِ نظر کتابچے میں فاضل مصنف نے اسی طرح کے الفاظ، محاورات اور تلمیحات کا جائزہ لیا ہے اور علمی و تحقیقی سطح پر نہایت اختصار کے ساتھ، الگ الگ فہارس کی شکل میں، اُن کے بر محل استعمال کی صراحت بھی کر دی ہے۔ فاضل مصنف کی یہ کوشش عالم اسلام کے لیے مشترک تہذیبی و لسانی ورثے کی حیثیت رکھتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتابچہ اپنی افادیت کے اعتبار سے طلباء، اساتذہ اور قارئین میں پسند کیا جائے گا۔

یوں تو تمام ہی مذہبی کتابوں اور آسمانی صحیفوں کا متعلقہ زبانوں پر اثر انداز ہونا لازمی بات ہے مگر جس طرح قرآن مجید کا گہرا اثر ان زبانوں پر ہوا ہے جو مسلم معاشروں کی زبانیں ہیں۔ وہ شاید سب سے مختلف ہے۔ یہ اثر ان زبانوں پر نئے تصورات نئے الفاظ نئی ترکیب، نئی بندشوں اور محاوروں، نئی تشبیہات اور استعاروں کی صورت میں ہر زبان میں واضح طور پر نظر آتا ہے اور قرآن مجید کی گہری چھاپ صاف نظر آتی ہے اس کی وجوہات کئی ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ آسمانی کتب میں یہ وہ واحد کتاب ہے جس کا ہر لفظ جو کتاؤں اپنی اصلی حالت میں ہے جب کہ دیگر مذہبی کتابیں تورات، انجیل، زبور وغیرہ آج اپنی اصلی حالت میں نہیں ہیں بلکہ وہ اصل زبانوں میں پڑھی بھی نہیں جاتیں اور ان کے متعلق یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ان کا ایک ایک لفظ کلام پاک کی طرح لوح محفوظ میں ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود کیا ہے۔ ایک اور وجہ غالباً کتاب کا عربی زبان میں ہونا بھی ہے عربی آج بھی ایک زندہ زبان ہے جو کبھی پڑھی اور بولی جاتی ہے جبکہ وہ زبانیں جن میں یہ کتابیں نازل ہوئی تھیں کافی مدت تک معدوم ہو چکی ہیں مثلاً عبرانی وغیرہ اور چونکہ ترجموں کے ساتھ اصل عبارت نہیں لکھی گئی یا محفوظ نہیں کی گئی اس لیے ترجمہ در ترجمہ کی وجہ سے معنی و مطلب بدلتے گئے۔ قرآن کریم کے تحفظ کی ایک بڑی وجہ حفظ قرآن کا ادارہ ہے۔ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی دوسرے مذاہب میں ان کی مذہبی کتابوں کو حفظ کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ قرآن مجید سے پہلے تاریخ میں یہ کبھی پڑھنے میں نہیں آیا کہ کسی قوم یا فرد نے اپنی مذہبی کتابوں کو زبانی یاد رکھا ہو اور اتنی بڑی تعداد نے یاد رکھا ہو کہ اس میں تحریف یا تبدیلی کا قطعی امکان نہ رہا ہو۔ یہ بات بذات خود ایک معجزہ ہے۔ اس معجزے کی اساس اللہ تعالیٰ کا وعدہ تحفظ ہے وعدہ نہیں بلکہ اعلان۔ اہم تر بات یہ ہے کہ قرآن حکیم آج بھی انفرادی سطح پر مسلمانوں کے لیے کتاب ہدایت ہے اور اب اجتماعی سطح پر

بھی اس کی تعلیمات کو نافذ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یوں تو غیر عرب معاشروں میں بھی قرآن حکیم کی تعلیم اور تفہیم کے لیے عربی کی تدریس عام ہے۔ جہاں تک مختلف زبانوں اور ان کے ادب پر قرآن مجید کے اثرات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ عرض کی جا سکتا ہے کہ مسلمان جہاں بھی ہیں اور جو زبان بھی بولتے لکھتے اور پڑھتے ہیں ان سب پر کلام اللہ کا اثر ہونا تو لازمی بات ہے یہ دوسری بات ہے کہ کسی زبان پر کم اثر ہوا ہے اور کسی زبان پر زیادہ جو زبانیں عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہیں مثلاً اردو فارسی، سندھی، پشتو وغیرہ ان پر زیادہ اثر ہونا لازمی بات ہے اور یہ اثریت طور پر نمایاں ہے بہ نسبت ان زبانوں کے جن کے رسم الخط رومن پس منکریت یا دیگر کوئی اور رہے ہوں۔

قرآن مجید اور مسلمانوں کا تعلق ابدی ہے کسی مسلمان کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ اسے کلام پاک کا کچھ نہ کچھ حصہ یاد نہ ہو یا اس نے کلام پاک کی کبھی تلاوت نہ کی ہو۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اسے قرآن مجید کی آیتوں، الفاظ اور فقرے مضمون کے کچھ نہ کچھ حصے کا علم ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح قرآن کے الفاظ برابر اس کے ذہن نشین ہوتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ ہر مسلمان کے لیے پیدائش سے لے کر موت تک جاری و ساری رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اردو ادب اور اردو زبان کا ایک بڑا حصہ قرآن پاک سے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ برصغیر کے مسلمانوں کے کچھ اور رسم و رواج میں بھی مذہب کا بڑا عمل دخل ہے جس کی وجہ سے کلام پاک کی آیات اور الفاظ برابر دہرائے جاتے رہتے ہیں۔

بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ایک کان میں اذان دی جاتی ہے اور دوسرے میں اقامت سات دن کا ہوتا ہے تو عقیدہ کرایا جاتا ہے۔ بولنے کے قابل ہوتا ہے تو اسے کلمہ یاد کرایا جاتا ہے پڑوں چھوٹوں کو سلام کرنا سکھایا جاتا ہے۔ پڑھنے لکھنے کی عمر آتی ہے تو رسم بسم اللہ (رسم اقراء) ہوتی ہے۔ نماز یاد کرائی جاتی ہے۔ کھانے پینے کے آداب سکھائے جاتے ہیں جن میں بسم اللہ، الحمد للہ، جزاک اللہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ مسلمان گھرانوں میں تعلیم کی ابتداء ہی کلام مجید سے ہوتی ہے۔ شادی کا وقت آتا ہے تو منگنی، نکاح میلاد ہر موقع پر کلام مجید کے کسی نہ کسی حصے یا الفاظ کا ادا کیا جانا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ طلاق، خلع، عدت وغیرہ بھی قرآن مجید ہی کے الفاظ ہیں۔ بیماری، آزار، پریشانی کے موقعوں پر بھی قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور پھر وفات کے وقت اور بعد میں بھی نماز جنازہ، سوگم، دسواں، بیسواں، چہلم، برسی وغیرہ پر بھی قرآن مجید کے کسی نہ

کسی حصے کا پڑھا جانا لازمی بات ہے۔ قبروں اور مزاروں پر بھی جو کچھ یا لوح مزار نصیب کیے جاتے ہیں ان میں بھی قرآنی آیات اور الفاظ بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھروں پر لکھے جانے والے کتبوں میں بھی قرآنی آیات بکثرت استعمال کی جاتی ہیں خاص طور پر پھر خدا من فضل ربی یہ سب ایسے مرتعے اور دقتات میں کران میں کسی نہ کسی طرح کلام پاک کے کسی نہ کسی حصے کا ذیل ضرور ہوتا ہے اور کوئی نہ کوئی حصہ یا الفاظ دہرائے جاتے ہیں یا پڑھے جاتے ہیں اگر بغور دیکھا جائے تو سو کر اٹھنے سے لے کر رات کے سونے تک دن اور رات کا کوئی حصہ بھی مشکل سے ایسا گزرتا ہو گا کہ جس وقت کلام پاک کے کوئی نہ کوئی الفاظ مسلمانوں کے منہ سے ادا نہ ہوتے ہوں یا ان کے کانوں میں نہ پڑتے ہوں حد تو یہ ہے کہ اب تو فلموں کی مہورت بھی بسم اللہ کہلاتی ہے اور بسم اللہ سے ہی فلموں کی شروعات شروع ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں استعمال ہونے والے الفاظ بکثرت اردو نشر و نظم میں استعمال ہوئے ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے جو مختلف عنوانات کے تحت پیش کی جا رہی ہے۔ بہت سے موقعوں پر اردو زبان میں پوری پوری قرآنی آیات یا ان کے ٹکڑے استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم کی ترکیب بھی اردو زبان و ادب کا حصہ بن چکی ہیں۔ ذیل کی آیات اور ان کے حصے اردو زبان و ادب میں اکثر و بیشتر استعمال ہوتے ہیں۔

رب زدنی علما۔ وتعر من تشا۔ وتزل من تشا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ نصر من الله وفتح قريب۔

بِذِئَابِ فَضْلِ رَبِّي۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ لا حول ولا قوة الا بالله العلی اعظم۔ کل نفس ذالقة الموت یکن فیکون۔ انشاء الله تعالیٰ۔ اقرا بسم ربک الذی خلق الحمد لله رب العالمین۔ اهدنا الصراط المستقیم یا عزیز و یا ولی لا یبصر لکم وینکم ولی دین کل شیء.... ہا لک الی وجہہ۔ استغفر الله من تلیٰ۔ کل من علیہا فان۔

هل جزاء الاحسان الا احسان۔ حبنا الله ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر بسم الله مجربا ومرشدا۔ اعدوہ باللہ من الشیطان الرجیم۔ وما علین الا البلاغ۔ انما المؤمنون اخوه۔ واعتصموا بحبل الله جمیعاً۔ ولا تفتطوا من رحمۃ الله صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔ لیسننا القرآن۔ لعنت الله علی الکاذبین۔

قرآنی الفاظ جو مرکب حیثیت میں ناموں میں اور اردو زبان میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں :

قرآن مجید۔ اہل بیت۔ قرۃ عین۔ صراط مستقیم۔ تحت اثری۔ لاریب۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر۔ عالم الغیب۔ رب العالمین۔ روح الامین۔ الحمد لله بسم الله۔ جزاک الله۔ رطب وایس۔ ماشاء الله۔

بادی الائی۔ معاذ اللہ۔ جنت الفردوس۔ دارالآخرہ۔ لہو و لعب۔ خاتم النبیین۔ دعاء الخیر طوعاً و کرہاً۔
 فی سبیل اللہ۔ لوح محفوظ۔ اسوہ حسنہ۔ قرص حسنہ۔ شہاب ثاقب۔ نجم الثاقب۔ روح اللہ غیر اللہ۔
 صم بکم۔ شرح صدر۔ دار السلام۔ سبیل اللہ۔ عمل صالح۔ اویاء اللہ۔ ولی اللہ۔
 رسول اللہ۔ اسماء الحسنى۔ حج الکبر مسجد الحرام۔ روح القدس۔ ام الکتاب۔ دین القیم۔ ذی القریٰ۔
 باقیات الصالحات۔ صبر جمیل۔ بعد المشرقین۔ اولو العزم سکرۃ الموت۔ سدرۃ المنتہیٰ شتی القمر۔
 سراج منیر۔ قلب سلیم۔ شراباً طهوراً۔ ازواج مطہرۃ۔ یوم الآخر۔ توبۃ الذمما۔ یوم الدین۔ خلق عظیم۔ روح الاین۔
 عاش۔ خلق اللہ۔ قرون الاولیٰ۔ من وسوئی۔ نور علی نور۔ شیطان الرحیم۔ نفس المطمئنۃ۔ لیلۃ القدر۔
 عین الیقین۔ اصحاب خیل۔ نفس امارہ۔ عالم الغیب۔ دار السلام۔ رحمۃ اللہ۔ مطاع قلیل۔ مقام محمود۔
 اصحاب کہف۔ قرآن کریم۔ توبۃ النصوح۔ رسول کریم۔ حزب اللہ۔ اولی الباب۔ آمنا و صدقنا شاعرا اللہ۔
 فتح مبین۔ فضل اللہ۔ فطرت اللہ۔ قیل و قال۔ الم نشرح۔ حاشا و کلا۔ بیت المقدس۔ قرطاس امین۔
 لیت و لعل۔ کما حقہ۔ یابین۔ ماجری راجعاً الی طولیٰ۔ وعدہ و عید۔ اسفل ساقین۔ بین بین۔ فسق و فجور۔
 لاحالہ۔ تم باذن اللہ۔ کراناً کاتبین۔ لات و منات۔ لاحاصل۔ یوم الحساب۔ حدود اللہ۔ قرآن مبین۔
 قرآن غریباً۔ صوم صلوٰۃ۔ ضرب لاشمال۔ اجر عظیم۔ طالب و مطلوب۔ بارک اللہ۔ وفات۔

قرآن کریم میں بہت سے ایسے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں جو اردو میں بھی مستعمل ہیں، مگر اکثر و
 بیشتر جوڑوں میں لکھے جاتے ہیں مثلاً۔

شک و شبہ۔ شمس و قمر۔ حق و باطل۔ طحا و ماویٰ۔ فاسق و فاجر۔ مال و متاع۔ فتنہ و فساد۔ عذاب و
 ثواب۔ جن و انس۔ کفر و الحاد۔ صبر و شکر۔ کوشش و تسنیم۔ دنیا و آخرت۔ عدل و احسان۔ عرب و عجم۔ حلال و
 حرام۔ حیات و ممات۔ سوال و جواب۔ لہو و لعب۔ ظاہر و باطن۔ بحور و خوف و طمع۔ موت و حیات۔
 خیر و شر۔ عرش و فرش۔ جنت و دوزخ۔ کبیر و صغیر۔ شاہد غائب۔ جزا و سزا۔ نور و ظلمت۔ مشرق و مغرب۔
 عزت و ذلت۔ نیک و نیکر۔ ادنیٰ اعلیٰ۔ حاضر غائب۔ ضعیف و قویٰ۔ یا جوج ماجوج۔ مہاجر انصار۔ غیظ و غضب۔
 شجر حجر۔ خفی جلی۔ رشد و ہدایت۔

قرآن مجید میں بہت سے ایسے الفاظ بھی ہیں جو لکھے اسی صورت میں جاتے ہیں جس طرح
 قرآن مجید میں ہیں اور جن کا تلفظ بھی کم و بیش وہی ہے جو اردو زبان میں مستعمل ہے مگر معنی اردو

اور عربی میں قطعی مختلف ہیں مثلاً خضم اردو میں شور ہے جبکہ عربی میں اس کے معنی دشمن کے ہیں۔ اسی طرح لفظ قائلین اردو میں ایک خاص قسم کے فرش (دری) کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ عربی میں اس کے معنی بیزار کے ہیں۔ اسی قسم کے چند اور الفاظ جرد و نوں زبانوں میں مختلف مفہوم اور معنی میں استعمال ہونے رہتے ہیں، وہ یہ ہیں۔

ابتر (عربی - ذلیل - دم کٹ) تنور (زمین کی سطح) اصل اصول (جرطہ جٹیں) اوزار (بوجھ) بلا آزمائش (تجربہ) آزاد کرنا (درک) طبقہ (درجہ) خوار (گائے کی آواز) صدری (میرا سینہ) شہر (مبینہ) غول (سوت کا تانہ) مدت (کھینچی جائے گی) رقیب (نگہبان) مزاج (علاوٹ) غور (پانی کا خشک ہونا) دائرہ (گردش) مقامی (میری جگہ) منحصر (مخت بھوک) وزن (قدر و منزلت) تخفیف (دوران) قصور (عمل کی جگہ) دار (گھرا دو سولی) زلف (حصہ) خلال (دریان) غلام (لڑکا) شوکت (کانٹا) خلا (گڈڑا - اکیلا) سلسلہ (زنجیر) معیشت (سامان زندگی) غلیظ (سخت - شدید)

ویسے ادبی زبان میں مندرجہ بالا الفاظ میں سے کئی ایک اپنے عربی معانی میں بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً ۔

کیا قیامت ہے کہ کانسر کو ملیں حور و قصور (اقبال)

اور اسی طرح مکانوں کے ناموں میں ”دار“ کا لفظ ”دارالغریب“ وغیرہ ”ویسے دار“ ”بیت“ سے کم استعمال ہوتا ہے۔

یونانی طریقہ علاج برصغیر میں بہت مقبول ہے اور حکمت کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور آج کل طب اسلامی کے نام سے مرموم ہے حکیم حضرات تونسہ کی ابتداء ہی ”ہوا شافی“ سے کرتے ہیں یعنی یہ الفاظ کچھ نسخہ ہی نہیں لکھتے۔ طب اسلامی یا یونانی دواؤں کے اکثر و بیشتر نام قرآنی الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مثلاً ماء اللحم۔ جب کبد وغیرہ۔ اسی طرح بعض بیماریوں کے نام بھی قرآنی الفاظ میں لکھے جاتے ہیں مثلاً استسقاء۔ نزول الملوہضیق النفس۔ ذات الحجب وغیرہ حکیم حضرات اور گھر کے بزرگ دوا پلاتے وقت برکت کے لیے اللہ شافی اللہ کافی ضرور پڑھتے ہیں۔

علماء، فقہاء اور دینی تعلیم و تدبیس دینے والے حضرات اور مقررین اکثر اپنی تقریروں کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم، اور حمد و ثنا سے کرتے ہیں جن میں قرآن کی آیات اور

الفاظ کا استعمال ہونا لازمی بات ہے اور پھر اس کے بعد الفاظ، اما بعد بھی ضرور ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو حضرات تحریر میں طوالت کی وجہ سے پوری بسم اللہ نہیں لکھتے ہیں وہ بطور تخفیف کے ۷۸۶ لکھتے ہیں جو بسم اللہ کے الفاظ کے عدد ہیں۔ اردو زبان میں لکھی جانے والی نظم و نثر کی اکثر کتابوں کا خاتمہ تمت بالخییر کے الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ ایک زمانے میں تو کوئی کتاب بھی تمت بالخییر کے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتی تھی۔

اردو شاعری میں شعرائے قرآنی آیات اور قرآنی الفاظ بکثرت استعمال کیے ہیں۔ ان کا استعمال تمام اصناف سخن میں بکثرت ملتا ہے۔ کچھ اشعار میں صرف قرآنی الفاظ یا کسی آیت کا ٹکڑا استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ علامہ اقبال نے اس شعر میں کہا ہے۔

آہ لے رو سمن تجھے کیا یاد نہیں حرف لا تدع مع اللہ الہی آخر

یہ اللہ فرق ایہ ہم کلام اللہ میں پڑھتے ہو خدا کا ہاتھ دست پیشوا معلوم ہوتا ہے

بعض شعرائے قرآنی آیات کا مکمل ترجمہ شعر میں پیش کیا ہے جس طرح الطاف حسین حالی نے اس آیت کا ترجمہ شعر میں کیا ہے۔

اِنَّ اللہَ لَا یَغۡیۡرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُنۡزِلُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بہت سے شعرائے قرآنی آیات کے مفہوم کو اپنے اشعار میں بیان کرنے پر ہی اکتفا کیے جیسا کہ علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں اس آیت قرآنی کے مفہوم کو بیان کیا ہے۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفۡرُقُوۡا

فرق قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

بعض اشعار میں صرف قرآنی الفاظ استعمال ہوئے ہیں جیسا کہ علامہ اقبال کے اس شعر سے ظاہر ہے۔

لَکَاۤءُ شِقَ وَّ مَسٰی میں وہی اوّل وہی آخر وہی قرآن وہی فراق وہی یس وہی طرا

قرآن حکیم کی ایک آیت کریمہ ہے۔

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عِندَہٗ

مولانا ظفر علی خان کا نہایت رواں ترجمہ ملاحظہ ہو۔

”کیا خدا کافی نہیں ہے اپنے بندے کے لیے۔“

کہیں مفہوم آیات قرآنی کے نہایت اچھے ترجمے ملتے ہیں۔ مثلاً :-

یریدون یسطعون اور اللہ باقواہم واللہ متقم فورہ (الصف : ۲۸)

فوق خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
مومن کا مشہور مقطع ہے ۔

کیوں تھے حال مومن مضطر صنم احمد خدا نہیں ہوتا

اس میں قرآن کریم کی اس آیت کا مفہوم ادا کیا گیا ہے ۔ امن یحبیب المضطر اذا دعاہ ۔

قرآن مجید میں رسول اکرمؐ سے پہلے آنے والے پیغمبروں اور نبیوں کے واقعات اور حالات ان کی اپنی قوموں کے لیے تبلیغ اور ان کے روحانی، اخلاقی اور مادی حالات کو بہتر بنانے کی کوشش اور بعض قوموں کی نافرمانی اور اس کے عواقب اور نتائج کے بارے میں کافی تفصیل بیان کی گئی ہے تاکہ بعد میں آنے والے لوگ خصوصاً مسلمان اس سے عبرت حاصل کر سکیں اور ان قوموں کی نافرمانی کی وجہ سے جو تباہی اور بربادی ہوئی ہے اس سے سبق حاصل کریں۔ ان واقعات اور حالات پر اردو ادب میں بھی کافی کتابیں لکھی گئی ہیں اور آئندہ بھی برابر لکھی جاتی رہیں گی پیغمبروں کے ان واقعات اور حالات نے بہت سی تعلیمات، اقوال و محاوروں، حزب الامثال اور کہاوتوں کو جنم دیا ہے جو کثرت سے اردو زبان میں مستعمل ہیں۔ قرآن مجید میں بیان کیے جانے والے جن واقعات کا تفصیلی ذکر اردو ادب کی نثر اور نظم کی کتابوں میں بکثرت ملتا ہے اور جن پرادیہوں اور شاعروں نے طبع آزمائی کی ہے وہ زیادہ تر انبیاء علیہم السلام سے متعلق ہیں ۔

ان واقعات میں سرفہرست حضرت آدم کا شیطان کے بہکانے پر دانہ گندم کھا کر جنت سے نکالا جانا حضرت حوا کی ان کی پسلی سے پیدائش، شیطان کا آدم کو مسجدہ نہ کرنے پر اور اپنے آپ کو آگ سے بنے ہونے پر بے جا فخر کرنے پر مرد و دو ٹھہرایا جانا اور پھر قیامت تک کی مہلت ملنا۔ اردو شاعری میں ان واقعات پر کثرت سے اشعار ہیں۔ غالب نے بھی اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے ۔

نکھن خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلا

حضرت آدم کی اولاد میں بائبل اور تائیل کا جھگڑا اور نسل انسانی کا پہلا قتل جس کے متعلق

حفیظ جان نہ ہری نے لکھا ہے :

”کہ عورت کے لیے بائبل نے قابیل کو مارا۔“

قرآن پاک میں سب سے زیادہ ذکر تمام پیغمبروں میں حضرت موسیٰ کا آیا ہے۔ آپ کا کلیم اللہ ہونا اور آپ پر توراۃ کا نازل ہونا۔ بنی اسرائیل کی نافرمانی ان کی فرائش پر سن و سولی ملنا مسلسل نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل ہونا۔ فرعون اور حضرت موسیٰ کا مقابلہ۔ ہامان کا ذکر۔ دریائے نیل کا چھٹ جانا اور فرعون کا اس میں غرق ہو جانا۔ حضرت موسیٰ کو حجرے عطا ہونا۔ عصا کا سانپ بننا۔ ہاتھ کا سفید ہو جانا۔ جادو گروں سے مقابلہ۔ سامری جادوگر کا بچھڑا بننا۔ حضرت ہارونؑ کی فصاحت کی وجہ سے ان سے مدد حاصل کرنا۔ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا اور دیکھنے کی خواہش کرنا اور پھر تعالیٰ کا ظہور اور طور کا جل جانا۔ یہ سب ایسے واقعات ہیں جن پر اردو میں نثر و نظم دونوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور جنہوں نے تمثیلات کو بھی جنم دیا ہے۔ مثلاً :

کیا فرض ہے کہ سب کو لے ایک سا جواب آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

جس پاس عصا ہو اسے موسیٰ نہیں کہتے ہر ہاتھ کو عاقل یدِ بریضا نہیں کہتے

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال کہ آگ لینے کو جائیں پیسہ سری مل جائے

لے برق بجلی کو نہ ذرا کیا ٹھکڑو بھی وہی سمجھا ہے میں طور نہیں جو جل جاؤں جو چاہے مقابل آجائے

حضرت یوسفؑ کے نام سے ایک سورۃ بھی کلام مجید میں موسوم ہے اس میں ان کے حسن و جمال کا ذکر خواب دیکھنا اور دوسروں کے خواب کی تعبیر تانا بانا عزیز مصر کی بیگم رزلیخا کا ان پر ڈورے ڈالنا ان کا انکار اور قید ہونا۔ بھائیوں کا مکرو فریب اور پھر قید سے رہائی اور دوبارہ اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے ملنا یہ سب باتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ ”جن یوسف“۔ ”برادران یوسف“ کی مثال اردو زبان میں اکثر دی جاتی ہے۔ مثلاً :

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی بیچ ڈالیں گے جو یوسف سا برادر پائیں

یوسف کا جذب حسن رزلیخا کا جذب عشق آنا پڑا پلٹ کے دوبارہ شباب کو

حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے والد تھے اور انھیں بہت عزیز رکھتے تھے ان کی جدائی

کے غم میں روتے روتے آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے تھے قرآن شریف میں اس کا تفصیلی ذکر ہے

اور گریہ یعقوب، اور دیدہ یعقوب کی مثال دی جاتی ہے۔ حضرت یوسف نے رملی کے بعد اپنے والد کے لیے اپنی قمیض بھیجی تھی جس کی خوشبو انھیں دوسرے آگئی تھی اور آنکھوں پر ڈالتے ہی بینائی واپس آگئی۔ غالب نے اس کا ذکر اس طرح کیا ہے ۷

قید میں یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر لیکن آنکھیں روزن دیوار زنداں ہو گئیں
حضرت ایوب اللہ کے پاک بندے تھے اور صبر و رضا کے پیکر تھے ”صبر ایوب“ عرب المثل ہے سخت بیمار ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا مانگی جو قبول ہوئی ”صبر ایوب“ اور گریہ یعقوب ”رد و شاعری میں اشعار کا موضوع رہے ہیں۔ بقول غالب ۷

ہم نے کیا کیا نہ ترے ہجر میں محبوب کی صبر ایوب کی گریہ یعقوب کیا
حضرت عیسیٰ کی پیدائش، ان کا کمسنی میں گفتگو کرنا، بیماروں کا علاج کرنا یعنی مسیحائی، روح اللہ کہلانا۔ ان کی قوم کی نافرمانی، انجیل مقدس کا نازل ہونا۔ حضرت عیسیٰ کو سولی دیا جانا اور پھر اللہ تعالیٰ کا ان کو اٹھالینا، ان تمام واقعات کا ذکر بھی قرآن مجید میں مختلف جگہ پر کیا گیا ہے۔ ”سولی چڑھ جانا“ بطور محاورے کے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اردو زبان کے اشعار میں کثرت سے ان واقعات کا ذکر ہے۔

منشأً ابن مریم ہوا کرے کوئی مرے دکھ کی دوا کرے کوئی
منت حضرت عیسیٰ ناٹھائیں گے کبھی زندگی کے لیے شرمندہ احساں ہوں گے

حضرت ابراہیمؑ کی بت شکنی اور آذر کا قصہ ان کا غلیل اللہ کہلایا جانا۔ آگ میں پھینکا جانا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ کا ٹھنڈا ہو جانا۔ ناز مرو و اور گورگذا خلیل محاورتا بھی استعمال ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھوں خاز کعبہ کی تعمیر حضرت اسماعیلؑ کا قربانی کے لیے تیار ہو جانا۔ کعبہ کی تعمیر کے وقت دعا مانگنا۔ یہ تمام باتیں تفصیل سے قرآن کریم میں مرقوم ہیں۔ ایک سورۃ بھی آپ کے نام سے موسوم ہے۔ اردو شاعری میں جگہ جگہ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً ۷

آگ ہے اولاد ابراہیمؑ ہے مژدہ ہے کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے
باغ و بہار آتش مژدہ کو کب شکل کے وقت حامی ہوا تو غلیل کا

حضرت اسماعیلؑ کا باپ کے حکم پر ذبح ہونے کے لیے تیار ہو جانا اور ذبح اللہ کہلانا یہ واقعہ بھی قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔

حضرت سلیمانؑ کو جانوروں کی زبان سمجھنے کی قدرت عطا ہوئی تھی جنوں اور ہواؤں کو ان کا تابع کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں علم و دانش سے سرفراز فرمایا تھا ان کی عظمت شاہی اور قدرت قاہرہ کا ذکر مکہ سب کے ساتھ تفصیل سے قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک سورۃ بھی سب کے نام سے موسوم ہے۔ حضرت داؤدؑ پر ذہن نازل ہوئی تھی انھیں اللہ تعالیٰ نے خوش الحان بنایا تھا۔ ”لحن داؤدی“ ضرب المثل ہے۔ لوہا ان کے ہاتھوں میں نرم ہو جاتا تھا۔ یہ معجزہ بھی انھیں عطا ہوا تھا۔

حضرت نوحؑ اور طوفانِ نوحؑ کا ذکر بھی قرآن کریم میں آیا ہے۔ ان کے نام کی ایک سورۃ بھی ہے۔ ان کے بیٹے نے باپ کی نافرمانی کی اور اس کا انجام دردناک ہوا۔ حضرت صالحؑ کو قومِ ثمود کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ ان کی اُمت نے بھی نافرمانی کی اور مٹی کو مار دیا۔ زلزلہ آیا اور وہ تباہ ہو گئے۔

حضرت مریمؑ وہ واحد خاتون ہیں جن کا ذکر قرآن پاک میں تفصیل سے آیا ہے ان کی پاک دہنی اور نیکی ضرب المثل ہے۔ ایک سورۃ بھی ان کے نام پر ہے۔

حضرت یونسؑ کو مچھلی نے نگل لیا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور رہائی پائی۔ آپ کے نام کی قرآن مجید میں ایک سورۃ بھی ہے۔

حضرت ہودؑ کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جس نے انھیں بہت تیا اور اس کے نتیجے میں وہ قوم تباہ ہوئی۔ قرآن مجید میں ایک سورۃ بھی ان کے نام سے ہے۔

حضرت لقمانؑ کی دانائی اور حکمت ضرب المثل ہے اس کا تفصیل سے ذکر سورۃ لقمان میں ہے۔ ان کے علاوہ جن پیغمبروں کا ذکر کلامِ اللہ میں ہے ان میں حضرت شعیبؑ، حضرت ذکریاؑ (جن کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کر کے بڑھاپے میں اولاد عطا کی) حضرت یحییٰؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ایساؑ، حضرت ذالنونؑ، حضرت یسؑ، حضرت ذوالقرنینؑ اور حضرت عزیرؑ شامل ہیں۔

پیغمبروں کے علاوہ جو واقعات اور قصے قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور جن کا ذکر اردو زبان میں جا بجا ملتا ہے ان میں حضرت خضرؑ کا ذکر اصحابِ کہف کا قصہ، سدِ کندی، یا جوج ماجوج، بائبل قابیل، منکر نکیر، ہاروت ماروت، ملکہ سبا وغیرہ کے قصے شامل ہیں۔

اردو شاعری اور نثر دونوں میں واقعہ معراج کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور اس کے متعلق

کافی لکھا گیا ہے۔ مثلاً ۔

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

اُردو ادب میں شاعروں اور ادیبوں میں قرآنی الفاظ پر مشتمل کتابوں اور شعری مجموعوں کے نام رکھنے کا ایک واضح رجحان پایا جاتا ہے اور یہ سلسلہ عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مثال کے طور پر: توبۃ النصوح (ناول)، ڈپٹی نذیر احمد۔ سبیل اثر زبیری۔ اترا صہبا اختر المزل المدثر سیرت پاک پرائیک نثری کتاب۔ صاحب قوسین نعتیہ مجموعہ۔ ورنعلک ذکر رک نعتیہ مجموعہ۔ رحمانیہم سیرت صحابہ کرام۔ صراط مستقیم اسلامیات کی کتاب۔

مختلف سرکاری و نیم سرکاری اور دیگر اداروں میں ان کے امتیازی نشانات کے طور پر قرآن کریم کی آیات بطور خاص استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً جامعہ کراچی کے امتیازی نشان میں آیت ”رب زدنی علما“ لکھی جاتی ہے۔ ریڈیو پاکستان نے آیت ”قولا للناس حق“ کو استعمال کیا ہے۔ جب کہ وزارت عدل و انصاف نے ”ان اللہ یامر بالعدل والاحسان“ کو اپنے امتیازی نشان کے طور پر اپنایا ہے۔

اردو زبان کی گرامر میں جو الفاظ اور اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں ان میں بھی قرآن کریم میں استعمال ہونے والے الفاظ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں مثال کے طور پر فعل۔ فاعل۔ مفعول۔ حال۔ مستقبل وغیرہ۔

برصغیر میں اکثر دہشتہ مسلمانوں کے نام قرآن شریف میں مستعمل ہونے والے الفاظ سے ہی لیے گئے ہیں جن میں نمایاں اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات ہیں۔

غفور۔ صالح۔ قادر۔ بخیر۔ بصیر۔ رحمان۔ عظیم۔ احد۔ واحد۔ حمید۔ طالب۔ مطلوب۔ وزیر۔ امین۔ شہاب۔ لطیف۔ ذاکر۔ رقیب۔ نعیم۔ وقار۔ غفار۔ ناصر۔ عالم۔ ابرار۔ شاکر۔ شکور۔ محسن۔ مسرور۔ مجید۔ محیط۔ طارق۔ نجم الثاقب۔ قادر۔ اکرم۔ حمد۔ رزاق۔ متین۔ سلطان۔ ظاہر۔ اکرام۔ اطہر۔ جلال۔ فضل۔ منصور۔ جبار۔ غنی۔ مبشر۔ انصاری۔ علیم۔ ظہیر۔ باقی۔ جمیل۔ حفیظ۔ عزیز۔ حکیم۔ مبین۔ علیم۔ صادق۔ عمر۔ منیر۔ نور۔ سمیع۔ نصیر۔ قمر۔ نجان۔ حبیب۔ منصور۔ وہاب۔ قدر۔ نذر۔ احسن۔ کامل۔ بنا۔ بشیر۔ مبارک۔ خالق۔ جمال۔ رفیق۔ محبوب۔ توفیق۔ رحمان۔ احسان۔ طہ۔ یسین۔ حبیب۔ جبار۔ مقدس۔ رحیم۔ خلیل۔ محمود۔ کبریا۔ خالد۔ سکینہ۔ اعجاز۔ رؤف۔ ودود۔ عالیہ۔ راضیہ۔ عظیم

سراج - ناصر - زکریا - اسماعیل - ہارون - ادریس - شعیب - یعقوب - ابراہیم - اسحاق - یوسف
نوح - سلیم - آفاق - قوی - حنیئ - لوط - ذاکفل - راشد - عاد - ثمود - قدوس - اسرار - وزیر
اقوال و محاورے، ضرب الامثال، کہاوتیں اور تلخیصات: جو سحری کھائے وہی روزے رکھے۔

سوت کی انٹی اور یوسف کی خریداری - بردار یوسف - بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے جہانی بیچ دلیں
گے جو یوسف سا بردار پائیں - دنیا دار المخن ہے - لقد خلقنا الانسان فی کبد - اللہ بیس باقی ہو س - اللہ رکھے
تو کون چکھے - اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری ایک سے ایک اعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ - بگڑی بن جاتی
ہے جب فضل خدا ہوتا ہے - تیری آواز کے اور مدینے - جدھر رب اُدھر سب - ربنے اللہ کا - یدھی
المحمدی پڑھتی نہیں آتی - ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا - عزیزوں نے روزے رکھے تو دن بڑے ہو گئے -

فال زبان یا قال قراں - مرے تو شہید بارے تو غازی - ملاکی دوڑ مسجد تک - نہ خدا کا دیدار نہ محمد کی شفاعت
واللہ اعلم بالصواب - وتر کے آگے سجدہ نہیں - ہر فرعونے راموسی - یار غار - نمازی کا ٹکا - اللہ یار
ہے تو بیڑا پار ہے - اچھے کا احسان بُرا ہوتا ہے - ایمان ہے تو سب کچھ ہے - اللہ کا دیا سر پر -
اللہ کا نور کبھی نہ ہو دور - ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا - ایک اینٹ کے لیے مسجد

ڈوہادی - بڑے میاں تو بڑے میاں پھوٹے میاں سبحان اللہ بسم اللہ ہی بگڑ گئی (غلط ہوئی)
بڑے طوطے پڑھیں قرآن - جل تو جلال تو آئی بلا کوٹال تو - جو روزہ جاتا اللہ میاں سے ناتا - جیسی
روح دیے فرشتے - کھانے کو بسم اللہ کرنے کو استغفر اللہ - مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود - کئے گئے
نہ مدینے بیچ میں حاجی ہوئے - مرضی مولیٰ سب سے اولیٰ - نفسا نفسی پڑی ہے - آپ جانیں آپ کا
ایمان - آپ کا سر بجائے قرآن کے ہے - آیا رمضان بھاگا شیطان - دور ہی سے سلام ہے - اس گھر
کا باؤ آدم ہی نہ لایا ہے - وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہیں - اس کی قدرت کے کارخانے میں - اللہ
بلی ہے - اللہ توکل - اللہ اللہ خیر سلا - اللہ سے لوگی ہے - اللہ شاہد ہے - اللہ کا نام محمد کا کلمہ
اللہ ہی نہ اللہ ہی - اللہ کو منہ دکھانا ہے - اللہ کی باتیں اللہ ہی جانے - اللہ کی لاطھی میں آواز نہیں -
اللہ نے یہ دن دکھایا ہے - آنتیں قتل ہو اللہ پڑھتا - صلواتیں سنانا - کسی کا کلمہ پڑھنا - اتنی سی سمانی
اس میں بھی آنا کافی - اللہ نے ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی - اللہ دے بندہ لے - جلدی
شیطان کا کام ہے - جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام - سدا رہے نام اللہ کا - کفر تو خدا خدا کر کے -

دور سے سلام کرنا۔ شیطان کی آنت۔ آمنا و صدقنا۔ من وعن۔ حتی المقدور۔ حتی اوسع بعرض پر چڑھنا۔
 لہو لگا کر شہید دل میں داخل ہونا۔ لیت و محل کرنا۔ حرکت میں برکت ہے۔ شرع میں کیا شرم۔
 شیطان کا طوفان اللہ نگہبان۔ ظاہر حزن کا باطن شیطان کا۔ گئے تھے مزار بخشنے لگے روزے
 گلے پڑ گئے۔ سفت کی شراب قاضی کو حلال۔

قرآنی الفاظ حجاز و زبان میں عام طور پر مستعمل ہیں۔

اوسط۔ اُنق۔ امین۔ انصار۔ آخرت۔ اکثر۔ آیت۔ اول۔ ادیا۔ احد۔ اُف۔ الحاد۔
 اجر۔ امام۔ اشیا۔ امر۔ ائمہ۔ اجل۔ اشرار۔ احسان۔ ایام۔ ابرار۔ اعلیٰ۔ انسان۔ اکرم۔ اکرام۔ امور۔ اظہر
 اعتبار۔ انصاری۔ ابلیس۔ ادنیٰ۔ اصلاح۔ اخراج۔ انتقام۔ اختلاف۔ اسراف۔ امانت۔ آثار۔ اوزار۔
 احسن۔ اولاد۔ است۔ امن۔ اسلام۔ ابد۔ اصنام۔ اُمی۔ آباد۔ اطراف۔ امثال۔ اصل۔ اُم
 ایمان۔ افزاء۔ اثر۔ اعمال۔ اللہ۔ اُدلی۔ آل۔ ازواج۔ اسرار۔ اطوار۔ اخبار۔ استغفار۔ آفاق
 اب۔ اہل۔ القاب۔ انس۔ آخر۔ اصول۔ اعلیٰ۔ اثر۔ اجر۔ آدم۔ ارض۔ آذر۔ ابابیل۔ اسیر۔ انخفا۔
 اعراب۔ ابتر۔ احادیث۔ احمد۔ اسباب۔ الف۔ اُفاق (فاقہ)۔ اول العزم۔ اثاثہ۔ افتری۔ افواج
 الفصاف۔ ادبار۔ اسم۔ الامان۔ احاطہ۔ ازل۔ آیین۔ اتباع۔

بعض۔ باطل۔ بشر۔ بصیر۔ بحر۔ بر بشیر۔ بقید۔ بلد۔ بہتان۔ باقی۔ بعید۔ بلخ۔ بری۔ برکت
 بضاعت (بے)۔ بدو۔ برق۔ بظاہر۔ بلا۔ بطن۔ برزخ۔ بشری۔ بیان۔ بخل۔ بلاد۔ بساط۔ بعد
 بطل۔ بنی آدم۔ برہان۔ بصیر۔ توفیق۔ بدن۔ بقیہ۔ باب۔ برج۔ بصر۔ برص۔ بین۔ بدیلج۔ بدعت
 برأت۔ بقعہ (نور) بانج۔ باقیات۔ بدل۔

تبدیل۔ تجارت۔ تابوت۔ تبیح۔ تہجد۔ توکل۔ تر تیل۔ تفسیر۔ تقویٰ۔ تقدیر۔ تعجب۔ تلاوت
 تمثیٰ۔ تذکرہ۔ تسنیم۔ تاویل۔ توبہ۔ تفصیل۔ تمت (با اخیر)۔ تمام۔ تفصیل۔ توفیق۔ تفریق۔ تنور۔ تحول
 تحت۔ تسلیم۔ ترک۔ تاخیر۔ تابع۔ تارک۔ تبصرہ۔ خفی۔ تحویر۔ تدارک۔ تذلیل۔ ترکہ۔ تفاخر۔ تکبر۔ تہید
 تنفس۔ تیمم۔ تخفیف۔ تقویم۔ تفاوت۔ تمام۔ تطہیر۔
 ثمر۔ ثواب۔ ثاقب۔ ثبوت۔ ثالث۔ ثقیل۔

جزو۔ جبار۔ جسم۔ جنت۔ جہنم۔ جد۔ جملہ۔ جہاد۔ جنب۔ جواب۔ جزا۔ جن۔ جلال۔ جبر

جاری - جمیل - جدید - جامع - جهالت - جهد (جد و جهد) - جبل - جابل - جانب - جابد - جدل - جهالت
جرح - بهسل - جاهلیت - جبلت - جلا - جج - جیح - جنوب - جزید - جلال - جلد - ججز - جهر - جوار
جد - جمعه - جان

حدیث - حلیم - حیات - حق - حرج - حمید - حکم - حیوان - حجاب - حجت - حکمت - حسرت -
حساب - حواری - حرید - حدود - حشر - حمل - حفیظ - حکیم - حلیم - حرام - حلال - حبیب - جید - حنیف - حاکم
حجر - حال - حاجت - حن - حافظ - حزب - حسرت - حمیت - حور - حدید - حرف - حرم - حمل - حمد - حاضر - حشر
حریص - حزن - حمد - حکام - حنی - حج - حامل - حیران - حاسد - حاجت - حبه (برابر) -

خلیفه - خصم - خیر - غلہ - خروج - خلال - خوف - خیر - خائس - خلق - خالص - خطا - خلیل - فارح
خلف - خوار - خائن - خبیث - خیرات - خلاف - خیانت - خطاب - خمر - خالق - خارہ - خفی - خیر - خائف
ختم - خاتم - خلق - خالد - خراج - خفیہ - خفیف - خلا - خلیفہ - خمس - خیام - خنزیر -

درجہ - دیار - دعا - درجات - دفع - دین - دائرہ - دعویٰ - داخل - دنیا - دعوت - دائم - دون
دلیل - دافع - دائم - دخل - درک - دین - دیت - دار - درد - دہر -

ذریعہ - ذکر - ذائقہ - ذکر - ذلت - ذمہ - ذات - ذریعہ - ذریات - ذریت - ذرہ -

رحمت - رب - رزق - روح - رسول - رعب - رحمان - روضہ - رقیب - رسالت - رزاق ،
ربانیت - رازق - راسخ - رطب (دیال) - رحم - رفیق - رحیم - رشد - رشید - ریح - رعد - رؤف
ربا - رکن - رعایت - رصد - راعب - رضاعت - ریح - رمز - ربا -

زینت - زکوٰۃ - زلزلہ - زو جین - زیادہ - زلف - زاہد - زعیم - زوال - زود -

سلطان - سنت - سفر - سفید - سحر - سرد - سزا - سائل - سرور - سموم - سلسلہ - سمج - سحان
سلف - سوال - سلام - سابق - ساعت - ساحر - سبق - سجد - سید - سنبل - سبب - سد
(باب) - سدرہ - سیرج - سلیم - سن - سل - سبیل - ساجد - ساحل - سکیہ - سجدہ - سراج
سحاب - سیرت -

شر - شریعت - شدید - شفاعت - شہید - شیطان - شفا - شریک - شاعر - شاعر - شاہد شہادت
شہاب - شہوت - شک - شیخ - شکر - شرک - شغل - شکل - شراب - شرکاء - شاکر - شکور - شفیق

شمال - شبہ - شفیق - شئی - شیخ - شجر - شوکت - شقی - شغف - شامل - شعر - شان - شرح - شعار - شق - شمس - شوری - شہدا - شیعہ - شراب - شہر -

صالحین - صیغہ - صبر - صور - صلوة - صالح - صنف - صمد - صادق - صبغت - صدقہ - صحیح - صحف - صرف - صدق - صفحہ - صاحب - صلح - صدر - صدقہ - صدیقی - صرصر (باد) - صلاة - صوت - صورت - صوم - صیام - صابر -

ضعیف - ضرر - ضعف - صنعت - ضد - ضیا - ضلالت - ضرر -

طرف - طائفہ - طالب - طوفان - طبع - طلاق - طاقت - طعام - طارق - طاغوت - طیب - طیبہ - طبع - طائر - طور - طبق - طوبی - طاعت - طاقت - طریقہ - طعنہ - طفل - طلب - طلوع - طول - طویل - ظالم - ظلمات - ظلمات - ظاہر - ظہیر - ظن - ظلم - ظہر -

عدل - عطا - علم - عرش - عدد - عظیم - عصا - عمل - عورت - عدم - عالم - عیب - عذر - عبرت - عبارت - عاصفہ - عیسیٰ - عدت - عالیہ - عزیز - علیم - عمر - عامل - عذاب - عید - عاقبت - عفو - عداوت - عقدہ - عاملین - عجب - عدد - عمدہ - عن - عیب - عقبی - خیر - عجم - عرب - عفریت - عرض - عقب - عصیان - عصر - عقدہ - عابد - عاصم - عبداللہ - عتیق - عجز - عوف - عریفین - عسرت - عشا - عظیم - عقاب - عشر - بحث - عاقل -

غلیظ - غنی - غفور - غیر - غلام - غفلت - غائب - غرق - غیب - غفار - غافل - غرور - غالب - غلیظ - غضب - غم - غلمان - غار - غریب - غروب - غزل - غصہ - غراس - غول - غیر - غلو - غضب -

ناسق - ناجز - فضل - فرش - فساد - فقیر - فاحشہ - فرض - فجر - فریقین - فرد - فریق - فقرا - فلال - فتح - فوج - فانی - فدیہ - فضل - فاضل - فیش - فریضہ - فرقہ - فتنہ - فرقان - فرق - فراق - فراک - ناز - فرار - فدا - فوت - فلک - فردوس - فرق - فطور - فاتح - فرح - فرعون - فسخ - فضل - فی - فطرت - فعال - فطر - فطرہ - فاتحہ - فجر -

قیوم - قوس - قیام - قنوط - قیمت - قبول - قسمت - قلیل - قضاء - قصور - قصر - قصد - قرینہ - قربت - قلب - قواعد - قرض - قلم - قبر - قضی - تدر - قرآن - قادر - قوم - قول - قرید - قانع - قوت - قرار - قبیہ - قریب - قسم - قہار - قیامت - قصاص - قدیر - قریب - قدم - قرطاس - قوی - قاصد - قویون - قصص - قیص - قائم - قطع - قائل - تالین - قتل - قتال - قرین - قبائل - قوی - قبلہ - تارون - قاعدہ - قاہرہ -

قائم - قبضه - قبل قبول - قدس - قدوس - قربان - قرن - قاضی - قدیم قیض -

کثیر - کبیر - کتب - کفر - کافر - کوشه - کاهن - کاذب - کرب - کامل - کلمات - کلام - کبریا - کریم - کید - کینش
کشف - کذب - کسی - کافر - کبری - کبیره - کثرت - کذاب - کفار - کُل - کواکب - کونین - کاشف - کاتب - کساد
(بازاری) کفزان (فحمت) -

لا زریب - لعنت - لطیف - لوح - لباس - لسان - لغو - لحن - لود - لود - لیس - یله - لحم - لہو - لعب - لقمان
لحم - لوط - یبل - لذت -

مقرب - مذموم - مبین - مدت - مال - متاع - مالک - ملک - مومن - مساکین - مظلوم - مقام - مثل - ملائکہ
ملک - مجرم - موت - موی - مکان - معلومات - مرض - مطلوب - مبرا - مجنون - منکر - مسکین - مریض - مخلص - مرسلین
محرم - مصطی - مشرق - مغرب - مغفرت - مزاج - محسن - مقدس - مرقوم - مقرب - مجید - محیط - محفوظ - مطئن - معذرت
متین - میثاق - مصور - متکبر - معذرت - مبشر - مشکور - مبین - مینر - عجیب - منصور - میت - مفسد - مصلح - سید
معدود - مکرر - مصیر - منادی - موج - مبارک - ملت - موزوں - مخصوص - مفصل - ممد - معاون - مشتبه - متشابہ -
مہلک - مؤذن - مولینا - مقیم - مناقب - مبلغ - منتظر - منزل - مبصر - مقامی - مباح - مصروف - منیب - مختلف
معدودہ - متفرق - مقدار - محال - ميعاد - محرم - معلوم - مدد - منشور - مذموم - مستور - میزان - بلحون - مرشد
مقدر - مطلق - حوالی - مسؤل - مستقر - معزول - منطلق - مضطر - معیشت - معروف - مثل - ہمد - مزید - مغلوب
میسرات - مصیبت - مقدور - موعود - موقوف - ماوی - ماکول (لات) متوفی - مشغال - مجالس - مجاہد
مجمع - مجموع - محراب - محبس - محلہ - محمود - محمد - مدثر - مذکر - مرحبا - مردود - مریم - منزل - مستقبل - مستقیم - مسور
مسطور - مسلم - سنون - مشرک - مصر - مصباح - مصطفیٰ - مظہر - معاش - معلم - عمر - مفتون - محض - مقسوم - مقطوع
مکتوب - مکرم - ملجا - ملکوت - ممنوعہ - منافع - مناسک - منہ - موافق - ہرزم - مودہ - مسرور - مرسلین - مس
مکروہ - مشفق - محبت - ممنون - مذکور - مبعوث - موضوع - محصیت - مخبر - مسرف -

نعمت - بنوت - نصیب - نبی - نہر - نفس - نقب - نذر - نفع - نسب - نور - نکاح - نخل - نذیر -
نشاط - نعیم - ناصر - نبات - نغم - نار - نطفہ - نکیر (ملکہ) - نصیر - نصر - ناصح - نجس - نادم - نجوم - نفیس - نزع
نصاری - نفاق - ندامت - نسخ - نفل - نظر - نفا - نشاء (ثانیہ) - نسل - نوح - نفر - نفقہ - نقص - نصف
نقیب - ناقہ -

وصیت - وعدہ - والدین - دبیدہ - وکیل - دلی - واحد - دند - وزیر - واعظ - دادی - وارث -
 وبال - وقار - وسواس - وزن - ولہب - وعظ - واقع - ورق - وقت - ولائت - وعید - وحی - واقعہ - وحیہ
 وفاق - وسط - وضع - واسخ - والدہ - وجوہ - وحدہ - وحوش - وحید - وود - وسعت - وسوسہ - وصف
 وقار - وارد -

ہدی - ہدیہ - ہوا - ہادی - بہات - ہارون - ہاروت - ہامان - ہزل - ہود - ہدیہ -
 یتیم - یوم - یاقوت - یتیمی - یہود - یقین - یاجوج - یوسف - یثرب - یقیناً -

قرآن مجید نے اردو زبان پر جو اثرات مرتب کیے ہیں یہ اس کا مختصر سا جائزہ ہے اور یہ جائزہ
 بھی زبان کی ساخت پر اثرات اور الفاظ اور محاورات کے ذخیرے میں اضافوں کی نشاندہی تک محدود
 ہے۔ اہل علم اور تحقیق کرنے والوں نے اس سلسلے میں بہت سا کام کیا ہے اور ابھی بہت کچھ کرنا باقی
 ہے۔ اردو ان خوش نصیب زبانوں میں ہے جس کی ساخت اور پرماخت میں عربی اور فارسی کا حصہ
 نہایت نمایاں ہے۔ لہذا یہ کہنا بھی درست ہوگا کہ اس زبان کی تشکیلیں میں قرآن مجید کے الفاظ اور
 تراکیب کا ہی نہیں بلکہ اس ذہنی اور فکری فضا کا بھی بڑا دخل ہے جو اللہ کے اس کلام کے وسیلے سے
 عالم انسانیت کو عطا ہوئی ہے۔ قیام پاکستان کے ساتھ اردو زبان بھی اپنی وسعت اور علمی اور فکری
 ارتقاء کے نئے دور میں داخل ہوئی ہے اور قرآن حکیم کے الفاظ کی وسعتوں اور معانی کی گہرائیوں
 کی روشنی میں اس زبان کا یہ سفر اُسے اظہار اور تاثیر کی نئی بندھیوں تک پہنچا سکتا ہے۔

ماخذ

اس مضمون کی تیاری میں قرآن مجید کے علاوہ درج ذیل کتب و مقالات کو بطور ماحض استعمال کیا گیا ہے۔

- ۱۔ اردو میں قرآنی داستانیں
- ۲۔ لغات القرآن
- ۳۔ ثقافتی اُردو
- ۴۔ اقبال اور قرآن
- ۵۔ مذہب اور اردو شاعری
- ۶۔ اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ
- ۷۔ اردو میں قرآنی تعلیمات
- ۸۔ اردو شاعری پر قرآن و حدیث کے اثرات
- ۹۔ دُکھ شری مضامین القرآن
- ۱۰۔ دینی لغات
- ۱۱۔ المادرموز اوقاف
- ۱۲۔ اردو ڈائجسٹ قرآن نمبر
- ڈاکٹر حسن محمد خان
- مولانا عبدالرشید نعمانی
- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان
- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان
- ڈاکٹر اعجاز حسین
- قیوم ملک
- رفعت سلطانیہ
- شاکر عیسیٰ
- شوکت علی فہمی
- ریاض الحسینی
- مرتبہ اعجاز زہی
- الطاف حسن قریشی

